© rasailojaraid.com

ڈاکٹر محمد دین تاثیر مرحوم

نوائے حریت

گرمیٔ ذوقِ عمل حلقۂ احرار میں ہے
وہی گفتار میں ان کی ہے جو کردار میں ہے
زندگانی کا مزا عرصۂ پیکار میں ہے
لذّتِ راہ نوردی خلشِ خار میں ہے
پھر وہی جذب کی قوت رسن و دار میں ہے
پھر وہی جوشِ شہادت کے طلبگار میں ہے
خانقاہوں میں نہیں نعرہ "ہو حق" میں نہیں
لذّتِ زیست جو تلوار کی جھنکار میں ہے
وہ کہاں تیری عبادت میں ہے اے مفتیٔ شہر
جذبۂ عشق جو ہر ایک رضاکار میں ہے
مجھ کو کشمیر کے مظلوم جوانوں کی قسم
رونقِ دین اسی اجڑے ہوئے گلزار میں ہے
تیرے دل ہی میں ہے تاثیر محبت کی تڑپ
یا کوئی آتشِ پنہاں تیرے اشعار میں ہے

اخبار "احرار" لاہور

۱۷ دسمبر ۱۹۳۱ء

کشمیر چلو

تقریروں کو چھوڑ دو اٹھو ، زنجیروں کو توڑ دو اٹھو
منہ دنیا سے موڑ دو اٹھو ، اٹھو اور کشمیر چلو
کشمیر چلو کشمیر چلو

چھوڑ و تم دنیا کے دھندے توڑو گردن سے یہ پھندے
بن کر ایک خدا کے بندے اٹھو اور کشمیر چلو ،
کشمیر چلو کشمیر چلو

کہتے ہیں کشمیر ہے جنت ، ہر دم راحت، ہر دم رحمت
جنت سے پھر کیسی نفرت اٹھو اور کشمیر چلو
کشمیر چلو کشمیر چلو

آخر جب سب کو ہے مرنا مرنے سے پھر کیسا ڈرنا
آج کرو جو کچھ ہے کرنا اٹھو اور کشمیر چلو
کشمیر چلو کشمیر چلو

غیر کے طعنے ہر دم سہنا کب تک یونہی جیتے رہنا
مانو تم تاثیر کا کہنا اٹھو اور کشمیر چلو
کشمیر چلو کشمیر چلو

اخبار "احرار" لاہور

۱۴ دسمبر ۱۹۳۱ء

© rasailojaraid.com